السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(جو شخص ہر صبح سورت یسین کی تلاوت کرتا ہے تو اس دن کی تمام حاجتیں پوری ہوں گی۔ اس روایت کی تحقیق مطلوب ہے (ملخصا از مکتوب حبیب اللہ پشاور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت سنن الدارمی (ج2ص457ح3421وطبعۃ محققہ ح3461) میں "عطاء بن ابی رباح (تابعی) قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال" کی سند سے موجود ہے، اور دارمی ہی سے صاحب مشکوۃ نے (ح21277 بتحقیقی) نقل کی ہے۔

، یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ ضعیف ہے اور "بلغنی" کا نام فاعل نامعلوم ہے

سورہ یس کی فضیلت میں درج ذیل مرفوع روایات بھی ضعیف ومردود ہیں:

1) "ان لکل شئ قلبا قلب القرآن یس ومن قرا یس کتب اللہ لہ بقراتھا قراءۃ القرآن عشر مرات

(جامع ترمذی ح2887من حدیث قتادۃ عن انس رضی اللہ عنہ و تبلیغی نصاب ص292فضائل قرآن ص58)

امام ترمذی اس روایت کے ایک راوی ہارون ابو محمد کے بارے میں فرماتے ہیں "شیخ مجہول" لہذا یہ روایت ہارون مذکور کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ شیخ البانیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔ (الضعیفۃ ج1ص202ح169)

امام ابو حاتم الرازی نے یہ دعوی کیا ہے کہ اس حدیث کا راوی: مقاتل بن سلیمان (کذاب) ہے (علل الحدیث ج2ص1652) جبکہ سنن ترمذی وسنن الدارمی (ج2ص456ح3419) تاریخ بغداد (ج4ص167) میں مقاتل بن حبان (صدوق) ہے۔ واللہ اعلم

درج بالا روایت کا ترجمہ جناب زکریا صاحب تبلیغی دیوبندی نے درج ذیل الفاظ میں لکھا ہے: ہر چیز کے لیے ایک دل ہوا کرتا ہے۔ قرآن شریف کا دل سورہ یس ہے۔ جو شخص سورہ یس پڑھتا ہے حق تعالی شانہ اس کے لیے دس قرآنوں کا ثواب لکھتا ہے"

2) اس باب میں سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ روایت کے بارے میں امام ترمذی نے لکھا ہے کہ "ولا یصح من قبل اسنادہ ضعیف" ترمذي: ٢٢٨٨٧)

3) "ان لکل شئ قلبا وقلب القرآن یس" (کشف الاستار عن زوائد البزار ج3ص87ح2304من حدیث عطا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

اس حدیث کے بارے میں شیخ البانیؒ فرماتے ہیں:

(وحمید ہذا مجہول کما قال الحافظ فی التقریب وعبد الرحمن فی التقریب وعبد الرحمن بن الفضل شیخ البزار لم اعرفہ" (الضعیفہ ج ١ ص ٢-٤"

یعنی اس کا (بنیادی) راوی حمید (المکی مولیٰ علقمۃ/تفسیر ابن کثیر 3/570) مجہول ہے۔ جیساکہ حافظ (ابن حجر) نے تقریب التہذیب میں کہا ہے اور بزار کے استاد: عبدالرحمن بن الفضل کو میں نہیں جانتا۔

معلوم ہوا کہ یہ روایت دو راویوں کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔

4) "من قرا یس فی لیلۃ اصبح مغفورا لہ۔۔۔الخ"

(مسند ابی یعلی ج11ص93۔94ح6324وغیرہ من طریق ہشام بن زیاد عن الحسن قال: سمعت ابا ہریرۃ بہ)

(اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ہشام بن زیاد متروک ہے (التقریب ص364ت: 7292

(من قرایس فی لیلة ابتغاء وجه الله غفر له فی تلک اللیلة" (الداري ح ٣٤٢-وغیره (5

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، حسن بصری کی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے دوسرے یہ کہ وہ مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

(من قرایس فی لیلة ابتغاء وجه الله غفر له " (صحیح ابن حبان : موارد الظمان ح 665 وغیرہ عن الحسن (البصری) عن جندب رضی اللہ عنہ بہ " (6

اس روایت کی سند انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ابوحاتم رازی نے کہا : لم یصح للحسن سماع من جندب " (المراسیل ص ٤٢) نیز دیکھئے حدیث سابق : 5

(من قرایس انتغاء وجه الله تعالیٰ غفر له ماتقدم من ذنبه فاقرؤوها عند موتاکم " (البیهقی فی شعب الایمان ح ٢٤٥٨ من حدیث معقل بن یسار رضی اللہ عنہ (7

اس کی سند ایک مجہول راوی : ابوعثمان غیر النہدی اور اس کے باپ کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ روایت مختصر امسند احمد (5/26، 27) مستدرک الحاکم (565/1) صحیح ابن حبان (الاحسان 269/7 ح 2991 ونسخہ محققہ ح : 3002) سنن ابی داود (3121) اور سنن ابن ماجہ (1448) میں موجود ہے۔ اس حدیث کو امام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ مسند احمد (105/4) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے،

(من قرایس فی لیلة اصبح مغفوراله "-(حلیة الاولیاء 130/4 من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (8

(اس کی سند ابومریم عبدالغفار بن القاسم الکوفی کی وجہ سے موضوع ہے۔ ابومریم مذکور کذاب اور وضاع تھا۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 4 ص 50-51

"من قرایس عدلت له عشرین حجة ومن کتبها ثم شربها ادخلت جوفه الف یقین والف رحمة ونزعت منه کل غل وداء " (حلیة الاولیاء ج 7 ص 136) من حدیث الحارث (الاعور) عن علی بہ (9

یہ روایت حارث اعور کے شدید ضعف (مع تدلیس ابی اسحاق) کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

(لوددت انها فی قلبه کل انسان من امتی یعنی یس " (: البزار کشف الاستار 3/87 ح 2305 من حدیثا بن عباس "(10

(اس کا راوی ابراہیم بن الحکم بن ابان ضعیف ہے۔ (التقریب : 166

(من قرا سورة یس وهوفی سکرات الموت اوقریب عنده جاء ه خازن الجنة بشربة من شراب الجنة فسقاها ایاه وهو علی فراشه فیشرب فیموت ریان و یبعث ریان ولایحتاج الی حوض من حیاض الانبیاء " (الوسیط للواحدي ٣/٥-٩(11

(یہ روایت موضوع ہے۔ یوسف بن عطیہ الصفار متروک تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب : 7872

(اور ہارون بن کثیر مجہول ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (ج 6 ص 218

من قرایس فکانما قرا القران عشر مرات " (شعب الایمان للبیهقی ح 2459) س (12

یہ روایت حسان بن عطیہ کی وجہ سے مرسل ہے۔

سورہ یس تدعی فی التوراة المنعمة۔۔۔ الخ (13

شعب الایمان ح 2465 للعقیلی ج 2 ص 143 الامالی للشجری ج 1 ص 118 تاریخ بغداد للخطیب ج 2 ص 387، 388 والموضوعات لابن الجوزی ص 347 ج 1 تبلیغی نصاب ص 292 فضائل القرآن ص (58-59)

اس روایت کی سند موضوع ہے محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر الجدعانی متروک الحدیث ہے اور دوسرے کئی راوی مجہول ہیں امام بیہقی فرماتے ہیں : "وهو منکر" امام عقیلی نے بھی اسے منکر قرار دیا ہے۔ اس کی ایک دوسری سند تاریخ بغداد اور الموضوعات لابن لاجوزی میں ہے، اس کا راوی محمد بن عبد بن عامر السمرقندی کذاب اور چور تھا۔

(انی فرضت علی امتی قراءة یس کل لیله فمن دام علی قراءتها کل لیلة ثم مات مات شهیداً " (الامالی للشجري ج ١ ص ١١٨ "(14

یہ روایت موضوع ہے۔ اس کے کئی راویوں مثلاً عمر بن سعد الوقاصی، ابو حمص بن عمر بن حفص اور ابوعامر بن عبدالرحیم کی عدالت نامعلوم ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سورت یسین کی فضیلت میں تمام مرفوع روایات ومردود ہیں۔

امام دارمیؒ فرماتے ہیں : " حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا رَاشِدٌ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: «مَنْ قَرَأَ يس حِينَ يُصْبِحُ، أُعْطِيَ يُسْرَ يَوْمِهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَرَأَهَا فِي صَدْرِ لَيْلِهِ، أُعْطِيَ يُسْرَ لَيْلَتِهِ حَتَّى يُصْبِحَ

ہمیں عمرو بن زرارہ نے حدیث بیان کی ہے : ہمیں عبدالوہاب الثقفی نے حدیث بیان کی : ہمیں راشد ابو محمد الحمانی نے حدیث بیان کی، وہ شہر بن حوشب سے بیان کرتے ہیں کہ (سیدنا) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) نے" فرمایا : جو شخص صبح کے وقت یسین پڑھے تو اسے شام تک آسانی عطا ہوگی۔ اور جو شخص رات کے وقت یسین پڑھے تو اسے صبح تک آسانی عطا ہوگی (یعنی اس کے دن ورات آرام وراحت سے گزریں گے۔) (سنن الدارمی 457/1 ح 3422 دوسرا نسخہ : 3462 وسندہ حسن

اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

1) عمرو بن زرارہ: ثقہ ثبت (تقریب التہذیب: 5032)

2) عبدالوھاب الثقفی: ثقہ تغیر قبل موتہ بثلاث سنین (التقریب: ٤٢٦١) لکنہ ماضر تغیرہ حدیثہ فانہ ماحدث بحدیث فی زمن التغیر (میزان الاعتدال 2/681)

3) راشد بن نجیح الحمانی (صدوق ربما اخطا) (تقریب التہذیب: ١٨٥٧)

(وحسن لہ البوصیري (زوائد ابن ماجہ: ٣٣٧١)

یہ حسن الحدیث راوی تھے۔

4) شہر بن حوشب فیہ راوی ہیں جمہور محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ (کما حققتہ فی کتابی تخریج النہایہ فی الفتن والملاحم ص 120،119)

(حافظ ابن کثیر ان کی ایک روایت کو حسن کہتے ہیں (مسند الفاروق ج1 ص 228)

میری تحقیق میں یہ راوی حسن الحدیث ہیں۔ واللہ اعلم

(خلاصہ یہ کہ سند حسن لذاتہ ہے۔ (الحدیث: 17)

نیز دیکھئے ماہنامہ شہادت اسلام آباد، جنوری 2003ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ]

جلد 1۔کتاب الدعاء۔صفحہ 493

محدث فتویٰ